امام ابوحنیفہ کی مجلس فقہ

افتخار الحسن میاں

۵۔ عافیۃ بن یزید الاودی الکوفی (م ۱۸۰ھ)

عافیۃ بن یزید استخراج و استدلال کے علاوہ زہد و تقوی میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ وہ ان دس افراد میں شامل ہیں جنھوں نے تدوین فقہ کی خدمت انجام دی۔ (۶۶) امام ابو حنیفہ ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اگر کسی روز عافیہ مجلس میں موجود نہ ہوتے تو باقی ارکان مجلس کے اتفاق کرنے کے باوجود امام صاحب فرماتے کہ ابھی مسئلہ قلمبند کرنے میں جلدی نہ کرو، عافیہ کو آ لینے دو۔ جب عافیہ آ جاتے اور وہ بھی اتفاق کرتے، تب امام ابوحنیفہ کہتے، لکھ لو۔ اگر وہ اتفاق نہ کرتے تو امام ابو حنیفہ فرماتے کہ یہ مسئلہ تحریر نہ کرو[۶۷]۔ دوسرے لفظوں میں امام صاحب کی نگاہ میں ان کی رائے باقی سب ارکان مجلس پر بھاری ہوتی تھی۔

۶۔ اسد بن عمرو البجلی، ابوعمرو (متوفی ۱۸۸ھ)

اسد بن عمرو قیاس و استخراج کے علاوہ حدیث کی معرفت میں ماہرانہ حیثیت کے مالک تھے۔ اسی وجہ سے وہ تدوین فقہ کی وسیع تر مجلس جو بعض روایات کے مطابق چالیس ارکان پر مشتمل تھی، مجلس کے رکن ہونے کے علاوہ اس کی دس رکنی خصوصی کمیٹی کے بھی رکن تھے جو تدوین مسائل کی ذمہ دار تھی۔ وہ امام ابوحنیفہ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے تھے۔ وہ اس مجلس کے اولین کاتب بھی تھے۔ امام نسائی نے انہیں اصحاب ابی حنیفہ میں سے ثقہ رواۃ میں شمار کیا ہے[۶۸]۔

۷۔ داؤد بن نصیر، ابوسلیمان، الطائی الکوفی (متوفی ۱۶۵ھ)

داؤد بن نصیر زہد و تقوی، فقہ، حدیث اور علم الکلام میں بلند مقام رکھتے تھے۔ صاحب الجواهر المضیئة نے ان کے ترجمے کا آغاز الامام الربانی کے کلمات خیر سے کیا ہے۔ محارب

بن دثاران کے تقوی اور زہد وعبادت گزاری کی وجہ سے کہا کرتے تھے کہ اگر داود سابقہ امتوں میں ہوتے تو اللہ تعالی قرآن میں ان کا قصہ ضرور بیان فرماتا۔ ممتاز محدث عبداللہ بن مبارک کہا کرتے تھے کہ ایسا کوئی حکم نہیں جس پر داود پابندی سے عمل پیرانہ ہوں۶۹۔

وہ امام ابوحنیفہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور مجلس فقہ اور اس کی دس رکنی ذیلی مجلس کے اہم رکن تھے۷۰۔ اہل تصوف کے مرشد ہیں۔

۸۔ قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود الھذلی الکوفی

قاسم بن معن کوفے کے اس مدرسئہ فقہ کے بانی مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ وہ اسالیب عرب اور فقہ کے اس قدر ماہر تھے کہ ان سے کسی نے کہا:

> انت امام فی العربیة و امام فی الفقه فایهما اوسع فقال : والله کتاب واحد من المکاتب لابی حنیفة اکبر من العربیة کلها۷۱۔ (آپ عربی زبان وادب کے امام ہیں اور فقہ کے بھی امام ہیں۔ ان دونوں میں آپ کا علم کس میں وسیع تر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، ابوحنیفہ کی کتابوں میں سے ایک کتاب ہی ساری عربی زبان سے بڑھ کر ہے)۔

وہ امام ابوحنیفہ کی نہ صرف دس رکنی خاص کمیٹی کے رکن تھے، بلکہ امام صاحب کے نہایت قابل اور محبوب تلامذہ میں سے تھے۔ یہ ان افراد میں شامل تھے جن کے بارے میں امام ابوحنیفہ فرمایا کرتے تھے کہ تم میرے دل کا سرور اور میرا حزن دور کرنے والے ہو۔ آپ کوفہ کے قاضی رہے مگر معاوضہ نہیں لیتے تھے۔ انہیں لاتعداد احادیث یاد تھیں۷۲۔

۹۔ علی بن مسہر الکوفی (متوفی ۱۸۹ھ)

علی بن مسہر حدیث وفقہ دونوں میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ امام ابوحنیفہؒ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے تھے اور تدوین فقہ کی ذمہ دار دس رکنی ذیلی مجلس کے رکن تھے۔ وہ موصل کے قاضی رہے، اس دوران آپ نے حدیث وفقہ میں مزید مطابقت پیدا کرنے کی مساعی کیں۷۳۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

۱۰۔ یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ (۱۱۹-۱۸۲ھ)

یحییٰ بن زکریا حافظ حدیث اور مجتہد تھے۔ انہیں امام المحدثین بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ امام احمد بن حنبلؒ، ابوبکر بن ابی شیبہؒ، یحییٰ بن معین اور قتیبہؒ کے علاوہ وہ امام بخاریؒ کے استاذ خاص علی بن المدینیؒ کے بھی استاد ہیں۔ صحاح ستہ خصوصاً صحیح بخاری میں ان کی روایت سے بڑی تعداد میں احادیث موجود ہیں۔ وہ امام ابوحنیفہؒ کے محبوب وارشد تلامذہ میں سے ہیں اور مجلس فقہ کی ذیلی مجلس کے رکن ہونے کے علاوہ طویل عرصہ مجلس فقہ کے کاتب یعنی سیکرٹری رہے۔ حفظ و معرفت حدیث میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے[۷۴]۔

۱۱۔ وکیع بن الجراح (۱۲۹-۱۹۹ء)

وکیع بن الجراح امام ابوحنیفہؒ کے نہایت قابل شاگرد اور مجلس تدوین فقہ کے رکن تھے، حدیث و فقہ میں ان کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ اور عبداللہ بن مبارک ایسی ہستیاں ان کی شاگرد تھیں[۷۵]۔ آپ امام ابوحنیفہ کے علاوہ امام ابو یوسف اور امام زفر کے بھی شاگرد ہیں۔ وہ فقہ میں ابوحنیفہ کی تقلید کرتے ہوئے ان کے قول پر فتوی دیتے تھے۔ انہوں نے چار ہزار احادیث روایت کی ہیں[۷۶]۔ ان کا دن روزے سے اور رات قیام میں گزرتی تھی[۷۷]۔ گویا وہ عبادت گزاری میں بھی اپنے شیخ اور امام کے متبع تھے۔

۱۲۔ حفص بن غیاث بن طلق بن عمرو النخعی الکوفی (۱۱۷-۱۹۴ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے ان قابل فخر تلامذہ میں سے ہیں جن کے بارے میں وہ فرمایا کرتے تھے کہ ''تم میرے دل کی تسکین اور میرے حزن کو مٹانے والے ہو۔ کاغذ قلم کی بجائے محض اپنے حافظے پر اعتماد کرتے تھے۔ انہوں نے ہزاروں احادیث روایت کی ہیں۔ ان کی ثقاہت پر یہی شہادت کافی

☆ لا اجتہاد عند ظہور النص ☆ نص کی موجودگی میں اجتہاد جائز نہیں ☆

ہے کہ امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کے شیخ علی بن المدینی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ وہ مجلس تدوین فقہ کے اہم رکن اور امام ابوحنیفہ کے بڑے مقرب تھے۷۸۔

۱۳۔حبان بن علی الکوفی (متوفی ۱۷۲ھ)

حدیث و فقہ کے علاوہ فصاحت و بلاغت میں بہت بلند مرتبہ تھے۔ ابن ماجہ نے ان کی مرویات نقل کی ہیں۔ حبان امام ابوحنیفہؒ کے ذہین و فطین شاگرد اور مجلس فقہ اور اس کی دس رکنی ذیلی مجلس کے بھی رکن تھے۷۹۔

۱۴۔مندل بن علی الکوفی (۱۰۳-۱۶۸ء)

مندل بن علی حدیث و فقہ میں مہارت رکھتے تھے۔ ابن شیبہ کا بیان ہے کہ وہ اپنے بڑے بھائی حبان بن علی کی نسبت فن حدیث میں زیادہ ماہر تھے۔ امام ابوداود اور ابن ماجہ نے ان کی مرویات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں بھائی اپنے علم و فضل کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کی مجلس فقہ اور اس کی دس رکنی ذیلی مجلس جو تدوین کی نگران و ذمہ دار تھی، کے رکن تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امام صاحب کے ازحد لائق شاگرد تھے۸۰۔

۱۵۔یحییٰ بن سعید القطان (۱۲۰-۱۹۸ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے خاص شاگرد اور ان کی مجلس فقہ کے رکن تھے۔ امام ابوحنیفہ کے علاوہ انہوں نے امام مالک اور ابن عیینہ سے احادیث سنیں، جبکہ امام احمد، علی بن المدینی اور ابن معین نے ان سے اکتساب حدیث کیا۔ وہ امام ابوحنیفہؒ کے قول پر فتوی دیا کرتے تھے۔ عبادت گزاری میں بھی ان کا انداز اپنایا تھا، بیس سال تک ایک رات دن میں ختم قرآن کیا کرتے تھے۔ چالیس برس تک یہ معمول رہا کہ عصر کی نماز کے لیے مسجد جاتے تو مغرب کی نماز پڑھ کر مسجد سے باہر آتے۔ نماز عصر

پڑھ لیتے تو مسجد کے ایک منار سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے اور امام احمد بن حنبل، یحیٰ بن معین، علی بن المدینی، الشاذ کونی اور عمرو بن خالد آپ کے سامنے مؤدب کھڑے ہو کر احادیث کے بارے میں سوال کرتے رہتے حتیٰ کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو جاتا۔ نہ یہ کسی کو بیٹھنے کے لیے کہتے اور نہ وہ ان کی ہیبت اور توقیر کے باعث بیٹھتے[۸۱]۔ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم امام ابوحنیفہؒ کی مجلس میں بیٹھے ہوتے تھے اور ان سے حدیث وفقہ سنا کرتے تھے، خدا کی قسم! میں نے جب بھی آنکھ اٹھا کر ان کے چہرہ کی طرف دیکھا، میں نے جانا کہ وہ اللہ عزوجل کے متقی بندے ہیں[۸۲]۔

۱۶۔ عبداللہ بن المبارک (۱۱۸-۱۸۱ھ)

امام ابوحنیفہ کے مشہور و مقرب شاگرد اور مجلس تدوین فقہ کے رکن تھے۔ محدث عبدالقادر نے **الجواهر المضيئة** میں ان کے ترجمے کا آغاز ان کلمات خیر سے کیا ہے: **الامام الربانی الزاهد** [۸۳]۔ وہ حدیث وفقہ، ادب ونحو، لغت، شعر وفصاحت میں سے ہر فن میں درجہ امامت کو پہنچے ہوئے تھے[۸۴]۔ امام ابوحنیفہ جو خود زہد وورع اور عبادت گزاری میں ضرب المثل کا درجہ رکھتے تھے، کے فیض صحبت نے دیگر تلامذہ کی طرح عبداللہ بن مبارک میں بھی یہ اوصاف کمال پیدا کر دیے تھے۔

حدیث میں عبداللہ بن مبارک کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ محدثین انہیں **امیر المؤمنین فی الحدیث** کے لقب سے پکارتے تھے[۸۵]۔ اگرچہ انہوں نے ہزاروں شیوخ سے احادیث پڑھیں، لیکن اس فن میں آپ کے خاص استاد سفیان ثوری جبکہ فقہ میں امام ابو حنیفہ ہیں۔ امام ابوحنیفہ کی معرفت حدیث اور مقام روایت کے بارے میں ان کا قول ہے کان **ابو حنیفه ثقة فی الحدیث** [۸۶] کہ امام ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ تھے۔ اپنے ان دو خاص اساتذہ کی عظمت اور ان سے اکتساب کثیر کا اعتراف وہ یوں کرتے ہیں:

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

لولا ان الله اغاثنی بابی حنیفة و سفیان کنت کسائر الناس ۸۷۔(اگر اللہ تعالی ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعے میری دستگیری نہ فرماتا تو میں بھی عام لوگوں کی طرح ہوتا۔"عبداللہ بن مبارک امام ابوحنیفہؒ کے چہیتے شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں)۔

۱۷۔یزید بن ہارون الواسطی (۱۱۸-۲۰۶ھ)

امام ابوحنیفہ کے ممتاز شاگرد اور مجلس تدوین فقہ کے رکن تھے۔وہ حدیث وفقہ میں انتہائی بلند مقام رکھتے تھے۔امام المحدثین کے لقب سے مشہور تھے۔انہوں نے امام ابوحنیفہ سے حدیث وفقہ دونوں روایت کی ہیں۔ان کے تلامذہ میں امام احمد بن حنبل، علی بن المدینی، یحیٰی بن معین اور ابی شیبہ زیادہ مشہور ہیں ۸۸۔

۱۸۔عبدالرزاق بن ہمام (۱۲۶-۲۱۱ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے محدث تلامذہ میں سے ہیں۔فقہ وحدیث میں ان کی مہارت سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاید انہی کمالات کی وجہ سے امام ابوحنیفہؒ نے انہیں مجلس تدوین فقہ میں شامل کیا تھا۔انہوں نے امام صاحب سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ان کی روایت سے صحیح بخاری وصحیح مسلم مالا مال ہیں۔وہ فن حدیث میں امام احمد بن حنبلؒ کے استاد تھے۔حدیث کی ضخیم کتاب "مصنف عبدالرزاق" انہی کی مرتبہ ہے ۸۹۔

۱۹۔الضحاک بن مخلد، ابو عاصم النبیل (۱۲۲-۲۱۲ھ)

وہ بھی امام ابوحنیفہؒ کے محدث تلامذہ میں شامل تھے اور مجلس فقہ کے اہم رکن تھے۔امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے ان کی مرویات نقل کی ہیں ۹۰۔ان کا مجموعہ احادیث چھپ چکا ہے۔

۲۰۔حماد بن ابی حنیفہ (متوفی ۱۷۹ھ)

حماد، امام ابوحنیفہؒ کے فرزند دلبند اور تلمیذ رشید ہیں۔انہوں نے امام صاحب سے تفقہ کی منازل طے کیں۔کتابت حدیث میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔انہوں نے اپنے والد ماجد کے زمانے ہی میں فتویٰ دینا شروع کر دیا تھا۔فقہاء انہیں امام ابو یوسف، محمد بن حسن شیبانی، زفر اور حسن بن زیاد کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں۔آپ بڑے زاہد اور عبادت گزار تھے[۹۱]۔

۲۱۔مسعر بن کدام (متوفی ۱۵۵ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے نہایت متقی اور فقیہ شاگرد اور مجلس فقہ کے رکن تھے۔انہوں نے امام ابوحنیفہ سے حدیث وفقہ، جبکہ عطاء اور قتادہ سے حدیث پڑھی۔سفیان ثوری کہتے ہیں کہ جب کسی حدیث میں ہمارا اختلاف ہو جاتا تو ہم مسعر بن کدام سے پوچھتے تھے۔وہ انہیں "میزان [الحدیث]" کہا کرتے تھے[۹۲]۔آپ رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک نصف قرآن نہ پڑھ لیتے[۹۳]۔امام ابوحنیفہ کی عبادت گزاری، تعلیم و تعلم سے لگاؤ اور تفقہ سے اس قدر متاثر تھے کہ ایک بار ان سے وابستہ ہونے کے بعد کہیں نہ گئے حتیٰ کہ امام صاحب کی مسجد میں حالت سجدہ میں انتقال کیا[۹۴]۔

۲۲۔مکی بن ابراہیم البلخی (متوفی ۲۱۵ھ)

مکی بن ابراہیم نیشاپور کے رہنے والے تھے۔۱۴۰ھ میں کوفہ آئے اور ۱۵۰ھ میں امام ابوحنیفہ کی رحلت تک مجلس تدوین فقہ کے رکن رہے۔امام ابوحنیفہؒ حدیث وفقہ دونوں میں ان کے استاد ہیں[۹۵]۔امام صاحب سے وابستگی سے قبل ان شیوخ وائمہ سے فن حدیث میں کمال حاصل کر چکے تھے: امام مالک بن انس، ابن جریج، امام جعفر الصادق، عطاء بن ابی رباح، ہشام بن حسان، بہز بن حکیم، یحییٰ بن شبل اور حنظلہ بن ابی سفیان۔ان کے یہ تمام شیوخ تابعین میں شامل ہیں۔

امام بخاری اور دیگر محدثین نے ان کی مرویات اپنی کتب حدیث میں شامل کی ہیں[۹۶]۔

۲۳۔نوح بن ابی مریم، ابوعصمۃ (متوفی ۱۷۳ھ)

امام ابوحنیفہ کے نہایت قابل اور مختلف علوم وفنون کے ماہر تلامذہ میں شامل ہیں۔ وہ فقہ اور حفظ ومعرفت حدیث کے علاوہ سیر ومغازی کے بھی ماہر تھے۔ان کا لقب ''جامع'' ہے، کیونکہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہؒ کی فقہ جمع کی۔ دوسری رائے یہ ہے کہ انہیں جامع بین العلوم ہونے کی وجہ سے یہ لقب ملا۔انہوں نے امام ومحدث زہری اور مقاتل بن حیان سے علم حدیث حاصل کیا۔مزید براں انہوں نے الحجاج بن ارطاۃ سے حدیث، امام ابوحنیفہ اور ابن ابی لیلی سے فقہ، الکلبی سے تفسیر اور ابن اسحاق سے مغازی یعنی سیرت طیبہ میں مہارت حاصل کی۔ وہ امام ابوحنیفہ کی زندگی ہی میں مرو کے قاضی مقرر ہوگئے۔اس موقع پر امام صاحب نے انہیں استخراج احکام اور ادب القاضی کے موضوع پر نہایت حکیمانہ خط لکھا جس سے آپ کی مجلس الفقہ کے ضابطہ کار کا بھی علم ہوتا ہے[۹۷]۔

۲۴۔نوح بن دمراج الکوفی، ابومحمد النخعی (متوفی ۱۸۲ھ)

انہوں نے امام ابوحنیفہ سے فقہ میں مہارت حاصل کی۔ امام ابوحنیفہ کی مجلس فقہ کے رکن تھے۔امام صاحب کی وفات کے بعد امام زفرؒ کے حلقہ درس میں شامل ہوکر فقہ میں مزید مہارت حاصل کرتے رہے۔ وہ تین سال تک قاضی بھی رہے۔انہوں نے امام زفر سے فقہ حنفی روایت کی۔ ابن حزم نے انہیں امام ابویوسف، محمد اور زفر کے ہم پلہ اصحاب ابی حنیفہ میں شمار کیا ہے[۹۸]۔

۲۵۔فضیل بن عیاض بن مسعود التمیمی (متوفی ۱۸۷ھ)

صاحب الجواهر المضیئۃ نے ان کا ترجمہ یوں رقم کیا ہے: **الامام الربانی الزاهد،**

دنیا کے نیک اور انتہائی عبادت گزار بندوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے فقہ امام ابوحنیفہؒ سے اخذ کی اور ان سے امام شافعیؒ نے حدیث روایت کی۔ گویا انہوں نے ایک عظیم امام سے اخذ و استفادہ کیا اور خود ان سے ایک دوسرے عظیم امام نے اکتسابِ فیض کیا اور وہ خود عظیم امام ہیں۔ دو عظیم اماموں بخاریؒ و مسلمؒ نے ان کی مرویات نقل کی ہیں۔ دیگر اصحاب سنن کے علاوہ قطان اور ابن مہدی نے بھی ان کی مرویات نقل کی ہیں۔ اس کے باوجود خشیت الٰہی اور جلالت احادیث کی وجہ سے یہ روایت حدیث کو خود پر بہت گراں محسوس کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ جو احادیث میں سن چکا ہوں، اس پر عمل کرلوں تو یہی اصل کام ہے[۹۹]۔

وہ امام ابوحنیفہؒ کی مجلس تدوین فقہ کے معروف رکن تھے[۱۰۰]۔

۲۶۔ ابراہیم بن طہمان (متوفی تقریباً ۱۶۰ھ)

خراسان کے رہنے والے تھے۔ امام ابوحنیفہؒ کے فقیہ و محدث تلامذہ میں سے تھے۔ مجلس فقہ کے رکن تھے۔ اصحاب ستہ نے انہیں کی مرویات درج کی ہیں[۱۰۱]۔

۲۷۔ سعید بن اوس، ابوزید الانصاری (متوفی ۲۱۵ھ)

ابوحنیفہؒ کے تلمیذ رشید اور مجلس فقہ کے رکن تھے۔ انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کی فقہ روایت کی ہے۔ حدیث میں بھی وہ بڑے بلند مرتبہ تھے۔ امام و محدث ابوداؤدؒ نے ان کی مرویات اپنی سنن میں درج کی ہیں۔ ذہبی نے المیزان میں ان کا تذکرہ کیا ہے[۱۰۲]۔

۲۸۔ فضل بن موسیٰ (۱۱۵-۱۹۱ھ)

امام ابوحنیفہ کے محدث تلامذہ میں شمار ہوتے تھے۔ اپنے ہم مکتب عبداللہ بن مبارکؒ کے قریبی دوست، تقریباً ہم عمر اور ہم پلہ محدث تھے۔ امام ابوحنیفہؒ کی مجلس تدوین فقہ کے رکن تھے[۱۰۳]۔

☆ الاصل بقاء ما کان علی ما کان۔ بنیادی طور پر جو چیز جس حالت پر ہو اسی پر باقی رہتی ہے ☆

۲۹۔ النضر بن عبدالکریم (متوفی ۱۶۹ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے یہ تلمیذ رشید حدیث وفقہ میں بلند مقام رکھتے تھے۔ استخراج وقیاس میں ان کی دستگاہ کا یہ عالم تھا کہ "قیــاس" مشہور تھے۔ احادیث کی روایات اور راویوں کے حالات میں مہارت رکھتے تھے، امام ابوحنیفہؒ کی مجلس فقہ کے اہم رکن تھے۔ انہوں نے ان کی فقہ کثرت سے روایت کی ہے۔ بغداد میں قاضی القضاۃ امام ابو یوسف کے پاس تشریف فرما تھے کہ راہی ملک بقاء ہوئے[104]۔

۳۰۔ حفص بن عبدالرحمٰن، ابوعمر النیسابوری (متوفی ۱۹۹ھ)

انہیں امام ابوحنیفہؒ کے تلمیذ رشید اور رکن مجلس ہونے کے علاوہ تیس سال تک کاروباری شریک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ نیشاپور کے قاضی بھی رہے۔ خراسان سے تعلق رکھنے والے اصحاب ابی حنیفہؒ میں وہ سب سے بڑے فقیہ تھے[105]۔

۳۱۔ ہیثم بن بشیر السلمی (۱۰۴-۱۸۳ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے محدث تلمیذ، ان کی مجلس فقہ کے رکن اور حنفی فقہ کے راوی ہیں[106]۔

۳۲۔ یوسف بن خالد بن عمر، ابوخالد السمتی (متوفی ۱۸۹ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے اولین تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے فقہ وحدیث میں امام ابوحنیفہؒ سے بہت زیادہ فیض حاصل کیا۔ مجلس فقہ کے اولین ارکان میں شمار ہوتے ہیں[107]، تاہم ایک عرصے تک مجلس کے رکن رہنے کے بعد بصرہ چلے گئے۔ امام ابو یوسف جب قاضی القضاۃ کی حیثیت سے ہارون الرشید کے ہمراہ بصرہ گئے تو اس موقع پر وہ اپنے اس ہم مجلس اور دوست کی ملاقات کے لیے

ان کے پاس تشریف لے گئے۔ یوسف بن خالد السمتی بصرہ میں ترکِ دنیا کر کے محض عبادت گزاری میں محو ہو چکے تھے۔ قاضی القضاۃ کے بغرضِ ملاقات آنے پر اہل بصرہ کو علم ہوا کہ یہ کتنے بڑے فقیہ اور محدث ہیں۱۰۸۔ امام بخاری شیخ علی بن المدینیؒ اور ہلال بن یحییٰ ایسے عظیم المرتبت محدثین نے ان سے کسب فیض کیا، جبکہ ابن ماجہؒ نے ان کی مرویات اپنی سنن میں شامل کی ہیں۱۰۹۔

۲۳۔ الحسن بن زیاد اللؤلؤی الکوفی (متوفی ۲۰۴ھ)

ہمیں ان کا تذکرہ محمد بن حسن الشیبانیؒ کے بعد کرنا چاہیے تھا، کیونکہ الحسن بن زیاد انہی کے درجے کے امام و مجتہد تھے، بلکہ انہیں امام ابو یوسف سے بھی پہلے ابو حنیفہ کی مجلس فقہ کا رکن بننے کا اعزاز حاصل ہے۔ امام صاحب کے ارشد تلامذہ میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ مجلس میں زیر بحث آنے والے اکثر سوال یہی اٹھاتے تھے۔ سوال کرنے کی خاص استعداد میں یگانۂ روزگار تھے۔ قرآن حکیم سے قانونی نکتہ آفرینی کے علاوہ معرفت و حفظ حدیث میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ "میں نے محدثین سے دس ہزار ایسی احادیث لکھی ہیں کہ ان سب کی فقہاء کو ضرورت رہتی ہے"۔ فقہ میں انہیں جو کمال حاصل تھا وہ قضاء میں نہ تھا، چنانچہ ۱۹۴ھ میں جب آپ کوفے کے قاضی بنے تو نہ لوگ آپ کے فیصلوں پر مطمئن تھے اور نہ یہ خود۔ اسی وجہ سے انہوں نے عہدہ قضاء سے استعفادے دیا۔ اگر چہ وہ امام ابو حنیفہؒ کی فقہ کے راوی ہیں، تاہم ان کی روایات کو فقہاء امام محمد کی کتب ظاہر الروایۃ کے درجے میں نہیں مانتے۱۱۰۔

ان کی مشہور کتابیں یہ ہیں: **ادب القاضی، کتاب الخصال، کتاب معانی الایمان، کتاب النفقات، کتاب الخراج، کتاب الفرائض، کتاب الوصایا** ۔ علاوہ ازیں، **کتاب المجرد لأبی حنیفۃ** اور **کتاب الامالی** بھی انہی کی طرف منسوب ہیں۱۱۱۔

۳۴۔ابو مطیع الحکم بن عبداللہ بن مسلمۃ البلخی (۱۱۳-۱۹۷ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے ارشد تلامذہ میں بڑی اہمیت رکھتے تھے، کیونکہ وہ قیاس و استنباط کے علاوہ حفظ و معرفت حدیث، رجال اور سیر و مغازی کے بھی ماہر تھے۔ رکن مجلس کے طور پر وہ ان فنون کے حوالے سے استخراج احکام میں بڑے مددگار واقع ہوئے۔ انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے ان کی کتاب الفقہ الاکبر روایت کی ہے جبکہ بہت سے محدثین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں[۱۱۲]۔

۳۵۔ہوذۃ بن خلیفۃ، ابوالاشہب الثقفی البصری (۱۲۵-۲۱۵ھ)

فقہ و حدیث دونوں میں امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد اور رکن مجلس تھے۔ انہوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ نوے برس کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا[۱۱۳]۔

۳۶۔بشر بن غیاث المریسی (متوفی ۲۲۸ھ)

موفق کے مطابق امام ابوحنیفہؒ کے متقی اور ذہین و فطین شاگرد اور رکن مجلس تھے۔ زہد و ورع میں موفق نے انہیں عافیہ بن یزید الاودیؒ کے مثل قرار دیا ہے[۱۱۴]۔ جبکہ صاحب الجواھر المضیئۃ کے مطابق وہ امام ابوحنیفہ کے نہیں، بلکہ امام ابو یوسف کے شاگرد تھے۔ انہی سے بشر بن غیاث نے فقہ پڑھی تھی۔ اور ایک قول کے مطابق ۲۱۹ھ میں ان کا انتقال ہوا[۱۱۵]۔ یہ مختصر مقالہ تفصیلات اور ان روایات کی چھان پھٹک کا متحمل نہیں ہوسکتا، تاہم بشر بن غیاث کی طویل العمری ان کے امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہونے میں مانع نہیں۔ امام صاحب کے کئی اور شاگردوں نے لمبی عمر پائی اور ان میں سے اکثریت نے تکمیل فقہ امام زفر یا امام ابو یوسف سے کی، مگر کسی نے طویل العمر ہونے کی وجہ سے ان کے شاگرد ہونے کا انکار نہیں کیا۔ صاحب الجواھر نے ان کا جو ترجمہ رقم کیا ہے وہ غیر متوازن ہے۔ ان وجوہ سے ہمارے نزدیک موفق کی فراہم کردہ معلومات درست ہیں۔

۳۷۔ مالک بن مغول البجلی (متوفی ۱۵۹ھ)

مالک بن مغول، امام ابوحنیفہؒ کے ان قابل صد افتخار تلامذہ اور ارکانِ مجلس میں سے ہیں جن کے بارے میں وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم میرے دل کا سرور اور میرا غم مٹانے والے ہو۔ مالک بن مغول حفظ و معرفت حدیث میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے علاوہ اصحاب سنن نے ان کی روایت کردہ احادیث شامل کتب کی ہیں[۱۱۶]۔

۳۸۔ خارجۃ بن مصعب

انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے تفقہ کی منازل طے کیں۔ مجلس فقہ کے اہم رکن تھے۔ امام صاحب اثناءِ تدوین ان سے خصوصی مشاورت کرتے اور ان کی رائے پر حکم بیان کرتے تھے۔ وہ ایک مدت تک مجلس کے فعال رکن رہنے کے بعد خراسان چلے گئے جہاں حنفی مذہب کی نشر و اشاعت میں انہوں نے اساسی نوعیت کا کردار ادا کیا[۱۱۷]۔ ہمیں ان کا سن وفات معلوم نہیں ہو سکا۔

۳۹۔ ابوالجویریۃ

ان کا پورا اسم گرامی اور سن وفات معلوم نہیں ہو سکا۔ غالباً بعض فنون میں مہارت تامہ حاصل کرنے کے بعد تحصیل فقہ کے لیے امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ موفق کے مطابق وہ چھ ماہ تک مجلس فقہ کے رکن رہے[۱۱۸]۔

۴۰۔ محمد بن وھب

اصحاب ابی حنیفہ پر لکھی گئی کتب تراجم میں ہمیں ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا، تاہم ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مطابق وہ مجلس فقہ اور اس کی دس رکنی ذیلی مجلس کے رکن تھے[۱۱۹]۔ یہ ذیلی

مجلس ماہرترین اور زہد وتقویٰ میں بے مثال اشخاص پر مشتمل تھی۔

۴۱۔الحسن بن رشید

امام ابوحنیفہؒ کے ممتاز شاگرد اور رکن مجلس تھے۔انہوں نے امام صاحب سے حدیث وفقہ دونوں روایت کی ہیں[۱۲۰]۔

۴۲۔نعیم بن عمرو التزیدی

امام ابوحنیفہؒ کے قابل فقیہ شاگرد اور رکن مجلس تھے۔ان کا بیان ہے کہ ''میں نے ابوحنیفہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: لوگوں پر تعجب ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی رائے کے مطابق شرعی حکم بیان کرتا ہوں، حالانکہ میں نے کبھی شرعی حکم بیان نہیں کیا، مگر وہ حدیث کے مطابق ہوتا ہے''[۱۲۱]۔

۴۳۔عمر بن میمون، ابوعلی القاضی البلخی (متوفی ۱۷۱ھ)

انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے تحصیل وتکمیل فقہ کی اور مجلس فقہ کے رکن رہے۔وہ حلم وعلم، فہم بالغ اور تقویٰ میں بڑے بلند مرتبہ تھے۔غالباً امام ابوحنیفہؒ کے انتقال کے فوراً بعد بلخ کے قاضی مقرر ہوگئے۔وہ اکیس برس تک یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔انہوں نے اپنے عدالتی فیصلوں کی اصابت کی وجہ سے بڑی شہرت پائی جس سے اس خطے میں فقہ حنفی کو قبول عام حاصل ہوا[۱۲۱]۔

۴۴۔شریک بن عبداللہ الکوفی القاضی (متوفی ۱۷۷ھ)

انہوں نے امام ابوحنیفہ سے تکمیل فقہ کی اور رکن مجلس رہے۔امام صاحب ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ کثیر العقل ہیں۔انہوں نے اعمش اور شعبہ سے احادیث سیکھیں۔عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید القطان نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔اس سے فن حدیث میں

آپ کی عظمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۵۰ھ میں جب امام ابوحنیفہ کی رحلت ہوئی تو وہ واسط کے قاضی مقرر ہوئے، بعد میں کوفے کے قاضی بنے اور وہیں انتقال فرمایا[۱۲۳]۔

۴۵۔ علی بن ظبیان العبسی القاضی (متوفی ۱۹۲ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے ارشد تلامذہ اور ممتاز ارکان مجلس میں شامل ہیں۔ خود امام صاحب نے انہیں امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہم مرتبہ قرار دیا تھا، یعنی وہ قیاس و استنباط، لغت عرب اور معرفت حدیث میں مہارت رکھتے تھے۔ امام ابوحنیفہؒ نے انہیں اپنی مجلس کے بارہ اہم ترین ارکان میں شمار فرمایا تھا۔ امام و محدث ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ان کی مرویات شامل کی ہیں[۱۲۴]۔

۴۶۔ زہیر بن معاویہ بن حدیج الکوفی (متوفی ۱۷۲ھ)

امام ابوحنیفہؒ کے تلمیذ رشید اور رکن مجلس تھے۔ انہوں نے اعمش اور ان کے طبقہ کے دیگر محدثین سے احادیث حاصل کیں۔ محدث القطان نے زہیر بن معاویہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے علاوہ امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے بھی ان کی مرویات اپنی کتب میں درج کی ہیں۔ ابن معین نے انہیں ثقہ راوی قرار دیا ہے[۱۲۵]۔ ان کی ثقاہت کی یہی شہادت کافی ہے کہ شیخین نے ان کی روایت کردہ احادیث اپنی صحاح کے لیے قبول کی ہیں۔

۴۷۔ عفان بن سیارۃ

صاحب الجواہر المضیئۃ کے مطابق امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد اور رکن مجلس تھے[۱۲۶]۔ ان کے بارے میں ہمیں اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

☆ عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃً مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاءً ☆

۴۸۔ القاسم بن الحکم، ابو احمد القاضی (متوفی ۲۰۸ھ)

امام ابو حنیفہؒ کے ان ارشد تلامذہ اور ارکان مجلس میں شامل ہیں جنہوں نے ان کے بعد ان کے فقہی افکار و آراء کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ القاسم بن الحکم فقیہ و محدث تھے۔ ایک سے زیادہ محدثین نے انہیں ثقہ راوی قرار دیا ہے، جبکہ امام ترمذیؒ نے ان کی مرویات اپنی سنن میں شامل کی ہیں [۱۲۷]۔

۴۹۔ خالد بن سلیمان البلخی، ابو معاذ (متوفی ۱۹۹ھ)

امام ابو حنیفہؒ کے ان قابل فخر تلامذہ اور ارکان مجلس میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ مفتی بننے کے اہل ہیں [۱۲۸]۔

۵۰۔ منصور، ابو شیخ

امام موفق کے مطابق ابو شیخ منصور نو سال چند ماہ تک امام ابو حنیفہؒ کی مجلس کے رکن رہے [۱۳۰]۔

اس مقالے کے آغاز میں وہ تمام اقوال دیے جا چکے ہیں جن میں امام ابو حنیفہ کی مجلس تدوین فقہ کے ارکان کی تعداد دس، تیس، چھتیس اور چالیس بیان کی گئی ہے۔ ہم نے بنیادی مصادر کے حوالے سے ابھی پچاس ارکان کے اسمائے گرامی، سنین وفات، تخصصات اور فقہ و حدیث میں ان کی پر شکوہ خدمات کا مختصر طور پر تذکرہ کیا ہے۔ ان ارکان مجلس کی فن حدیث میں ثقاہت کے بارے میں عظیم محدثین کے اقوال سے ہمیں یہ جاننے کا موقع ملا ہے کہ امام ابو حنیفہ اور تدوین فقہ کے عمل میں شریک آپ کے رفقاء اسلامی قانون کے دو بنیادی مصادر کے علاوہ دیگر متعلقہ علوم و فنون میں کس قدر عبور رکھتے تھے۔

یہ سب ارکان مجلس امام ابوحنیفہؒ کے سینکڑوں تلامذہ میں سے قابل ترین تلامذہ تھے جن میں سے بعض سے امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے حدیث وفقہ پڑھی۔ امام بخاریؒ کے خاص استاد علی بن المدینیؒ بھی امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کے شاگرد تھے۔ صحاح ستہ امام ابوحنیفہؒ کے محدث تلامذہ کی مرویات سے مالا مال ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے پچپن حج کیے۔ وہ جب بھی حج کرنے حجاز مقدس حاضر ہوتے تو وہاں موجود سینکڑوں تابعین سے معارف حدیث اخذ کرتے۔ ایسے مواقع پر مدینہ منورہ میں مقیم امام مالکؒ سے بھی باہمی افادہ واستفادہ جاری رہتا۔ موطا کا سب سے صحیح نسخہ اہل تحقیق نے اسے قرار دیا ہے جو امام ابوحنیفہؒ کے قابل فخر شاگرد اور مجلس فقہ کے معاون سیکرٹری امام محمد بن حسن شیبانیؒ نے حضرت امام مالکؒ کی خدمت میں تین سال حاضر رہ کر مدون کیا تھا۔

مجلس فقہ کے ارکان، یعنی امام ابوحنیفہ کے ارشد تلامذہ کی مذکورہ علمی قابلیتوں سے آگاہی کے بعد کیا کوئی یہ کہنے کی جسارت کرسکتا ہے کہ شاگرد تو محدث وامام، اسالیب عرب اور زبان و ادب کے ماہرین تھے، مگر ان کے استاد امام ابوحنیفہ حدیث اور عربی زبان وادب سے کم واقفیت رکھتے تھے۔

حواشی

۶۳- مرجع سابق، ص۲۰۹

۶۴- ایضاً

۶۵- ایضاً، ص۲۱۰

۶۶- تاریخ بغداد، ج ۱۴، ص۲۴۵

۶۷- کردری، ج ۲، ص ۲۱۴، صیمری، ص۱۴۹-۱۵۰، الجواھر المضیئۃ، ج ۱، ص۲۶۷

۶۸- الجواھر المضیــنۃ، ج ۱، ص۱۴۰

۶۹- ایضاً، ص۲۳۹-۲۴۰

۷۰- ایضاً، ص۱۲۰ او تاریخ بغداد، ج ۱۴، ص۲۴۵

۷۱- الجواھر المضیــنۃ، ج ۱، ص۴۱۲، صیمری، ص۱۵۰، کردری، ج ۲، ص۲۱۶-۲۱۷

☆ الولایۃ الخاصۃ اقوی من الولایۃ العامہ ☆ ولایتِ خاصہ ولایتِ عامہ کی نسبت قوی ہوتی ہے

۷۲- الجواھر المضیئۃ، ج۱، ص۴۱۲، تاریخ بغداد، ج۱۴، ص۲۴۵
۷۳- ایضاً، ومرجع سابق، ج۱، ص۳۷۸
۷۴- الجواھر المضیئۃ، ج۲، ص۲۱۱-۲۱۲، صیمری، ص۱۵۰، شبلی، سیرۃ النعمان، ص۳۵۰-۳۵۱
۷۵- موفق، ج۱، ص۱۹۷
۷۶- کردری، ج۲، ص۲۰۳-۲۰۴
۷۷- صیمری، ص۱۴۹
۷۸- مرجع سابق، ص۲۰۴-۲۰۶، صیمری، ص۱۵۲
۷۹- الجواھر المضیئۃ، ج۱، ص۱۸۴-۱۸۵
۸۰- ایضاً، ج۲، ص۱۸۰-۱۸۱، تھذیب التھذیب، ج۱۰، ص۲۹۸-۲۹۹
۸۱- ایضاً، ص۲۱۲-۲۱۳
۸۲- ایضاً
۸۳- الجواھر المضیئۃ، ج۱، ص۲۸۱
۸۴- ایضاً
۸۵- شبلی، سیرۃ النعمان، ص۳۴۸
۸۶- تھذیب التھذیب، ج۱۰، ص۴۵۰
۸۷- ایضاً
۸۸- تاریخ بغداد، ج۱۳، ص۳۴۴، الجواھر المضیئۃ، ج۲، ص۲۲۰
۸۹- تاریخ بغداد، ج۱۳، ص۳۴۴، سیرۃ النعمان، ص۳۵۷-۳۵۸
۹۰- الجواھر المضیئۃ، ج۱، ص۲۶۳-۲۶۵
۹۱- ایضاً، ص۲۲۶-۲۲۷ کردری، ج۲، ص۲۱۲-۲۱۳
۹۲- الجواھر المضیئۃ، ج۲، ص۱۶۷
۹۳- تھذیب التھذیب، ج۱۰، ص۱۱۵
۹۴- موفق، ج۱، ص۲۳۰-۲۳۱
۹۵- ایضاً، ص۲۰۲-۲۰۳
۹۶- مرجع سابق، ج۱۰، ص۲۹۳

☆من استعجل الشئی قبل اوانه عوقب محرمانه ☆

۹۷- الجواهر المضیئة ،ج۱،ص۱۷۶-۱۷۷،موفق، ج۲،ص۱۱۰-۱۱۱

۹۸- ایضاً،ج۲،ص۲۰۲-۲۰۳

۹۹- الجواهر المضیئة،ج۱،ص۴۰۹

۱۰۰- ایضاً،صیمری،ص۱۵۳

۱۰۱- تهذیب التهذیب،ج۱۰،ص۴۴۹، الجواهر المضیئة،ج۱،ص۳۹-۴۰

۱۰۲- الجواهر المضیئة،ج۱،ص۲۴۸

۱۰۳- ایضاً،ص۴۰۷،ائمہ اربعہ کے اصول اجتہاد،ص۴۴۲

۱۰۴- الجواهر المضیئة،ج۲،ص۱۹۵

۱۰۵- ایضاً،ج۱،ص۲۲۱،موفق، ج۱،ص۲۴۳-۲۴۴

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی درجِ ذیل کتب / رسائل ہمارے ہاں دستیاب ہیں

۱. تاریخ نفاذ حدود ۲. کاغذی کرنسی کی شرعی حیثیت ۳. کریڈٹ کارڈ (تاریخ، تعارف، شرعی حیثیت) ۴. کلوننگ (شرعی نقطہ نظر) ۵. امام و خطیب کی شرعی و معاشرتی حیثیت ۶۔ شیئرز کے کاروبار کی شرعی حیثیت ۷۔ چند اہم معاملات کی شرعی حیثیت ۸۔ منتخب مباحث علوم القرآن ۹۔ مختصر نصابِ قرآن ۱۰۔ مختصر نصاب حدیث ۱۱. مختصر نصاب سیرت ۱۲. مختصر نصاب فقہ ۱۳. شرعی علوم کی ترویج میں کمپیوٹر کا کردار ۱۴. مفتی کون؟ فتویٰ کس سے لیں؟ ۱۵. انڈیکس شرح صحیح مسلم ۱۶. روزہ رکھیئے مگر! ۱۷۔ بنکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی کی شرعی حیثیت ۱۸۔ کڑوی روٹی ۱۹۔ بچوں کے لئے آسان اور مختصر دعائیں۔ ۲۰۔ لوگ کیا کہیں گے۔ ۲۱۔ رطب و یابس (مجموعہ مقالات) ۲۲۔ قربانی کیسے کریں؟ ۲۳۔ مجلہ فقہ اسلامی

مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی — مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز اردو بازار کراچی — مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور

☆ جس نے قبل از وقت کسی شی کے حصول کی کوشش کی اسے اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی ☆

مبارک باد

ہم

جناب گورنر اسٹیٹ بنک آف پاکستان

کو

شریعہ بورڈ کے قیام کے موقع پر

اسلامی بنکاری کی طرف

ایک اور مزید مثبت قدم اٹھانے پر

دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں

☆

☆☆

☆

مجلسِ ادارت مجلّہ فقہِ اسلامی کراچی